سوال

میرے خاوند نے مجھے کہا کہ شادی سے قبل وہ ملحد تھا اور میرا ایمان متزلزل تھا میں نے زیادہ نہ سوچا اور شادی کے ایک برس بعد میں نے دیکھا اور توقع کی کہ میں اسے تبدیل کر سکتی ہوں، خاوند کے والدین مسلمان ہیں، میرا ایمان کمزور تھا، سسرال والوں کے ساتھ میری مشکلات شروع ہوگئیں تو میرے گھر والوں نے مجھے نصیحت کی کہ اللہ پر بھروسہ کرکے اس کے لیے دعا کروں، الحمدللہ میں نے نماز بھی شروع کردی اور دل میں ایمان اور اللہ کے وجود کا شعور پیدا ہوگیا، میرے چچا پچیس برس کی عمر میں فوت ہوگئے تو اس واقعہ نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کردیا کہ یہ زندگی تو ختم ہونے والی ہے الحمدللہ میرا اللہ پر ایمان مضبوط ہوگیا، لیکن میرے خاوند کا ایمان میرے ایمان کی طرح نہیں، وہ اللہ اور رسول پر تو ایمان رکھتا ہے لیکن اس کے خیال میں اسلامی تعلیمات کو اپنانا ضروری نہیں، یہ تعلیمات تو صرف پہلے وقت کے لیے تھیں میں اسے کس طرح سمجھاؤں، کیا اب ہماری شادی باطل ہے، وہ کہتا ہے کہ دل صاف ہونا چاہیے شراب نوشی یا قماربازی اور جوا وغیرہ اہم نہیں، بعض اوقات وہ شراب نوشی بھی کرتا ہے برائے مہربانی جواب جلد دیں کہ ہماری شادی باطل ہے یا نہیں کیونکہ میں معصیت ونافرمانی میں نہیں رہنا چاہتی، آپ کا شکریہ؟

جواب

الحمدللہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والے سے شادی کرنے کی وصیت فرمائی ہے، کیونکہ اصل میں عورت کمزور ہوتی ہے اسے تبدیل کرنا اور اسے مطمئن کرنا اور اس کی سوچ کو بدلنا ممکن ہوتا ہے بلکہ اس کے دین کو بھی بدلنا مشکل نہیں اس کے لیے کم از کم چیز خرچ کرکے کامیابی حاصل ہو سکتی ہے، اس لیے آپ کو چاہیے تھا کہ آپ ایسے شخص سے شادی کرنے سوچتی بھی نہ جو قلیل الدین تھا، چہ جائیکہ بے دین اور ملحد قسم کے شخص سے اس دلیل کے ساتھ شادی کرنا کہ آپ اس کی ہدایت کا سبب بن سکتی ہیں

ملحد اور بے دین شخص سے شادی اصلا بالکل باطل اور فاسد ہے، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے اس طرح کی فاسد اور باطل شادی اس دلیل سے کرنی جائز نہیں کہ وہ شادی کے بعد اس شخص کو تبدیل کرلے گی، آپ کے لیے واجب تو یہ تھا کہ آپ بھی اس صحابیہ کی طرح کرتیں جن کا نام ام سلیم تھا اور انہوں نے ابو طلحہ سے شادی کرنے کے لیے کیونکہ وہ کافر تھا شرط رکھی کہ وہ اسلام قبول کرلے تو اس سے شادی ہو سکتی ہے، اور اسلام میں سب سے عظیم مہر ام سلیم کا تھا جیسا کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا ہے اور اسے نسائی نے (3341) میں روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے

کسی مسلمان عورت کا کافر شخص سے شادی کرنا فاسد اور باطل ہے اس کے دلائل واضح اور ظاہر ہیں، اور یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر علماء امت کا اجماع ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کرکے آئیں تو ان کا امتحان لو، دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے، لیکن اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو، یہ ان کے لیے حلال نہیں، اور نہ وہ ان کے لیے حلال ہیں، اور جو خرچ ان کافروں کا ہوا ہے وہ انہیں ادا کردو، ان عورتوں کو ان کے مہر دے کر ان سے نکاح کرلینے میں تم پر کوئی گناہ نہیں الممتحنۃ (10).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور شرک کرنے والی عورتوں سے اس وقت تک نکاح مت کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں، ایمان والی لونڈی بھی شرک کرنے والی آزاد عورت سے بہت بہتر ہے، گو تمہیں مشرکہ ہی اچھی لگتی ہو، اور نہ شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں، ایمان والا غلام آزاد مشرک مرد سے بہتر ہے، گو مشرک تمہیں

بھلائی ، یہ لوگ جہنم کی طرف بلاتے ہیں ، اور اللہ جنت کی طرف اوراپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلاتا ہے ، وہ اپنی ایتیں لوگوں کے لیے بیان کررہا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں البقرۃ(221).

اور آپ کا خاوند جو آپ کو کہہ رہا ہے اورجسے وہ اسلام کی طرف منسوب کررہا ہے وہ سب یقینی طورپر باطل ہے ، کیونکہ اسلام اس دوراوروقت کے لیے خاص نہیں تھا جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے ، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت توسب لوگوں اورقیامت تک کے لیے ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور ہم نے آپ کو سب لوگوں کے لیے خوشخبری دینے والااورڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں "سبا(28).

اورایک دوسرے مقام پرارشادربانی ہے :

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو!میں تمہاری سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں ، جس کی آسمان وزمین میں پائی جانے والی سب اشیاء پرملکیت ہے ، اس کے علاوہ کوئی معبودبرحق نہیں وہ ہی زندہ کرتا اورمارتا ہے ، چنانچہ تم اللہ اوراس کے رسول امی نبی پرایمان لاؤجواللہ اوراس کے کلمات پرایمان لانے والا ہے اوراسی کی پیروی واتباع کروتاکہ تم راہ ہدایت پر آجاؤ" الاعراف(158).

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مجھے پانچ اشیاء دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں :

میری ایک ماہ کی مسافت سے دوری پر رعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے ، اور میرے لیے ساری زمین مسجد اورپاک بنائی گئی ہے ، میری امت میں سے جس شخص نے بھی نماز کا وقت پا لیا تووہ نمازادا کرے ، اور میرے لیے غنیمت حلال کی گئی ہے ، اور نبی کو خاص کراس کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا لیکن مجھے سب لوگوں کے لیے مبعوث کیا گیا ہے ، اور مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر(438) صحیح مسلم حدیث نمبر(432).

اور آپ کے خاوند کا یہ اعتقادرکھنا کہ دل صاف ہونا چاہیے یہ کوئی اہم نہیں چاہے شراب نوشی کرے یا جوا کھیلے

اس کی یہ بات غلط اورباطل اورفاسد اعتقاد ہے ، کیونکہ اگر دل صاف ہو توضروری ہے کہ اس صاف ہونے کا باقی اعضاء پر بھی اثرظاہر ہو، کیونکہ ظاہر کی اصلاح باطن کی اصلاح کی علامت ونشانی ہے ، اور ظاہر کا خراب اورفاسد ہونا باطن کی خرابی کی نشانی ہے ، توپھر اس کا دل کس طرح صاف ہوسکتا ہے جب وہ شراب نوشی بھی کری یا جوا کھیلے اورقماربازی کرے یا فحاشی اوربے حیائی کے کام کرے ؟ یہ تو محال اورناممکن ہے

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

" حلال بھی واضح ہے اورحرام بھی واضح ، اوران کے مابین کچھ مشابہات ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے ، اس لیے جو کوئی بھی مشابہات سے بچ گیا تواس نے اپنا دین بھی محفوظ کرلیا اور اپنی عزت بھی ، اورجو کوئی شبہات میں پڑگیا تووہ اس راعی اورچرواہے کی طرح ہے جو مخصوص چراگاہ کے اردگرد چرارہا ہے خدشہ ہے کہ کہیں اس میں بھی نہ واقع ہوجائے ، خبردار ہر بادشاہ کے لیے مخصوص علاقہ چراگاہ ہوتا ہے اوراللہ کی یہ حمی اور مخصوص علاقہ اس کی زمین میں حرام کردہ اشیاء ہیں ، خبردار جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہوجائے توسارا جسم صحیح ہوجاتا ہے ، اورجب وہ خراب ہوجائے توسارا جسم ہی خراب ہوجاتا ہے ، اوروہ دل ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (52) صحیح مسلم حدیث نمبر (1599).

خلاصہ یہ ہوا کہ :

آپ کی یہ شادی فاسد و باطل ہے، اور آپ کے لیے حلال نہیں کہ آپ اس شخص کو اپنے قریب آنے دیں حتی کہ وہ دین اسلام کی طرف واپس نہ پلٹ آئے اور کلمہ شہادت پڑھ کر دین اسلام قبول کر کے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا نہ ہو جائے اور اسلامی احکام کو ماننے لگے

اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو شرعی عدالت کی جانب سے شرعی طور پر نکاح فسخ کرنا واجب و ضروری ہے، اور اگر آپ کے لیے ایسا ممکن نہ ہو یا پھر شرعی عدالت نہ ہو تو آپ اس سے طلاق طلب کریں، اگر وہ طلاق نہ دے تو آپ اس کو مہر سے کم یا زیادہ ادا کر کے خلع کر لیں تا کہ علیحدگی ہو سکے

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

22468